AL-MISBAH RESEARCH JOURNAL

Al-Misbah, **Vol. 3, No. 3**(2023),13-27
https://almisbah.info/

علامہ محمد بن یوسف کرمانی کا تعارف وخدمات

AN INTRODUCTION AND SERVICES OF ALLAMA MUHAMMAD IBN YOUSUF KERMANI

[*]Syed Faiz Ul Rasool Shah
[**]Prof, Dr, Sher Ali

ABSTRACT

Allama Muhammad Ibn Yousuf Kermani was a preeminent scholar and commentator of his era. He was born in 717 A.H. Due to his early life spent in Kerman, is often referred to as "Kermani and bestowed with the titles "Shams al-Ulama" and "Shams al-Aimma." Kermani." He acquired knowledge from renowned scholars of his time. For many decades, he resided near the Kaaba and authored "Al-Kawakib al-Durrari fi Sharah Sahih al-Bukhari," a famous commentary stemming from the Kermani tradition. The city of Kerman has held importance in the history of Iran. This city is famous for its academic, historical and Islamic significance. It was conquered in the reign of Khilafat-e-Rashida Umar Ibn-Alkhatab. Kerman is the second largest province of Iran. Allama kermani has gained knowledge from scholars like Allama Idd al-Din Abdul-Rehman Ibn-Ahmad, known as Allamai Aiji and Muhammad Ibn Abi-Alqasim and Ali Ibn-yousuf. He have high-ranking scholars like Yahya Ibn Muhammad, Asad Ibn Muhammad and Qadi Muhib Al-din Baghdad among his students. He has written explanations for several books. His life was dedicated to the advancement of knowledge.

Keywords: Kerman, Alkwakib, Al-Durrari, Muhammad Ibn Yousuf, ibn kermani, Aiji

پیدائش

علامہ محمد بن یوسف بن علی الکرمانی کی پیدائش آٹھویں صدی ہجری میں ہوئی۔ کثیر علماومؤرخین نے آپ کا سن ولادت سات سو سترہ ہجری بیان کیاہے۔ چند ایک علمانے سات سو اٹھارہ اور سات سو انیس بھی لکھی ہے۔ چند ایک نے آپ کی ولادت جمادی الاخری کا مہینہ لکھی ہے۔ آپ کا تعلق کرمان سے تھا'اس لئے آپ کو کرمانی کہاجاتا ہے۔

محمد بن یوسف بن علی کی پیدائش جمادی الثانی کے مہینے میں ہوئی.[۲، ۳، ۴] علامہ کرمانی کی پیدائش جمعرات کے دن چھبیس جمادی الآخر سات سو سترہ میں ہوئی۔[۵، ۶] علامہ بغدادی کے مطابق آپ کی پیدائش سات سو اٹھارا(۷۱۸) ہجری میں ہوئی۔[۷] علامہ مقریزی نے آپ کا سن پیدائش سات سو انیس(۷۱۹) ہجری ذکر کیا۔[۸]

[*] Doctoral Candidate, Government College University Faisalabad, Faisalabad.
[**]Chairman Department of Islamic Studies, Government College University Faisalabad. Faisalabad.

ISSN-Online: 2790-8828
ISSN-Print: 2790-881X

نام و نسب

علامہ کرمانی کا نام محمد بن یوسف بن علی بن محمد بن سعید ہے۔[9] آپ کا نام محمد بن یوسف بن علی بن سعید اور تعلق کرمان کے علاقہ سے لکھا گیا ہے۔[10] شذرات الذہب میں آپ کا نام محمد بن یوسف بن علی بن عبد الکریم ہے۔[11] علامہ سخاوی کہتے ہیں کہ آپ کی کنیت ابو عبد اللہ اور لقب شمس الدین تھا۔[12] آپ کا ایک لقب شمس الدین ہے۔[13] آپ کو شمس الائمۃ بھی کہا جاتا تھا۔[14]

علامہ کرمانی کا سلسلہ نسب حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے جو عشرہ مبشرہ صحابہ میں سے ہیں۔[15] یہ وہ خوش نصیب صحابہ ہیں جنھیں نبی کریم ﷺ نے دنیا میں ہی جنت کی بشارت دی تھی، ان میں چاروں خلفا راشدین، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبد الرحمان بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت حضرت ابو عبیدہ اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنھم شامل ہیں۔[16]

ابتدائی حالات

علامہ کرمانی کی جائے پیدائش کے بارے میں حتمی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ کس جگہ ہوئی البتہ یہ ضرور ہے کہ آپ کی جائے ولادت کرمان ہے۔ اس نسبت سے آپ کے نام کے ساتھ کرمانی لکھا جاتا ہے۔ کرمان ملک ایران کا ایک صوبہ ہے جو ایران کے جنوب مشرق میں واقع ہے اور رقبے کے لحاظ سے ایران کا دوسرا بڑا صوبہ ہے جس کا رقبہ ستر ہزار سات سو سڑسٹھ (۷۰۷۶۷) مربع کلو میٹر ہے۔ یہ ایران کا قریباً گیارہ فی صد بنتا ہے۔[17]

بعض لوگوں نے آپ کی جائے پیدائش قریہ "کوبیان" لکھا ہے، کچھ لوگ اسے "کوکیان" کے نام سے بھی جانتے ہیں۔[18]

ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ قرآن کریم اور دیگر کتب اِنہی سے پڑھیں۔ کچھ عرصہ تعلیمی سفر موقوف رہنے کے بعد آپ کرمان شہر میں آ گئے اور اپنی تعلیم کا پھر سے آغاز کیا۔ یہاں آپ نے قاضی عضد الدین کی صحبت اختیار کی۔ قاضی عضد الدین کے ساتھ آپ نے قریباً بارہ سال گزارے۔ ان بارہ سالوں میں آپ نے موصوف سے ان کے کتب پڑھیں۔[19]

علامہ کرمانی نے اپنا تعلیمی سفر جاری رکھا اور قریباً پچاس شہروں کا سفر کیا۔ ان شہروں میں آپ نے جن علما سے اکتساب فیض کیا ان کے نام معلوم نہ ہیں۔

آپ کے بیٹے محمد بن یحیٰ کہتے ہیں کہ میرے والد نے بغداد کا سفر کرنے کے بعد شام اور مصر کا سفر کیا۔ وہاں سات سو پچپن (۷۵۵) ہجری میں آپ کی ملاقات مصر کے سلطان الملک الصالح اور امیر کبیر سے ہوئی۔ سلطان کی خواہش پر آپ نے کچھ عرصہ قاہرہ میں سکونت اختیار کی۔ یہاں آپ نے جامعہ الازہر میں شیخ ناصر الدین الفارقی سے صحیح بخاری پڑھی اور کئی دوسرے اساتذہ سے علم حاصل کیا۔[20]

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دجال حوز اور کرمان کے علاقے میں اسی ہزار لوگوں کے ساتھ ٹھہرے گا۔ وہ بالوں سے بنے جوتے پہنے ہوں گے، لمبے لباس پہنے ہوں گے اور ان کے چہرے گویا ڈھالوں کی طرح (چپٹے) ہوں گے۔)[21]

کرمان کا علاقہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فتح ہوا۔[22] علامہ ابن کثیر نے ابن جریر طبری کے حوالے سے لکھا ہے کہ کرمان حضرت سہیل بن عدی نے فتح کیا۔[23] علامہ شیبانی کے مطابق کرمان کا شہر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں عبد اللہ بن بدیل بن ورقہ نے فتح کیا۔[24] علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ کرمان کا شہر سن تیئیس (۲۳) ہجری میں اسلامی لشکر نے فتح کیا۔[25] یہ شہر خراسان وبحر ہند اور عراق العجم و سجستان کے درمیان ہے۔[26]

اساتذہ وشیوخ

علامہ کرمانی نے اپنی زندگی میں کئی ممالک کا سفر کیا۔ان اسفار کے دوران آپ نے بہت سے اساتذہ و شیوخ سے ملاقات اور اکتساب کیا۔ آپ کے تمام اساتذہ و شیوخ کے بارے تاریخ مکمل معلومات فراہم نہیں کرتی لیکن چند ایک اساتذہ کے بارے میں ذکر ضرور ملتا ہے۔ آپ کے والد ہی آپ کے اولین استاد تھے جو آپ کے تعلیمی سفر کا ابتدائی زینہ بنے۔ ان کے علاوہ چند اساتذہ کے نام ملتے ہیں ،جب کہ علامہ کرمانی نے اپنی کتاب کے مقدمہ میں اپنے استاد، علامہ "الفارقی" کا ذکر کیا ہے جن کے ذریعے سلسلہ سند امام بخاریؒ تک پہنچتا ہے۔اس کے علاوہ خود رقم طراز ہیں کہ "میں نے سماع حدیث کے لئے بحر وبر کا سفر کیا۔ حرمین شریفین، قدس، خلیل، مصر،شام عراق اور دیگر علاقوں کا سفر بھی کیا اور احادیث کی اسناد حاصل کیں۔[27]

ابتدائی علوم مکمل کرلینے کے بعد جب آپ بغداد آتے ہیں، جو اس وقت علم کا گہوارا تھا تو اسی شہر کو اپنا مسکن بناتے ہوئے عمر کے تیس برس یہیں بسر کر دیتے ہیں۔اس لئے آپ کو بغدادی بھی کہا جاتا ہے۔[28]

علامہ کرمانی کے والد کے علاوہ جن اساتذہ کا ذکر ملتا ہے ان کے نام درج ذیل ہیں:

۱۔ شیخ عبد الرحمان بن احمد بن عبد الغفار الایجی۔

۲۔ شیخ الازہر ناصر الدین محمد بن ابی القاسم بن اسماعیل

۳۔ شیخ الحرم النبوی ﷺ ابو الحسن علی بن یوسف بن الحسن الزرندی[29]

۴۔ شیخ جمال الدین محمد بن شہاب الدین احمد بن عبد المعطی

۱۔ شیخ عبد الرحمان بن احمد بن عبد الغفار الایجی

علامہ یحیٰ بن محمد نے آپ کے اساتذہ میں شیخ عضد الدین کا نام لکھا ہے۔ ان کا اصل نام عبد الرحمان بن احمد بن عبد الغفار الایجی تھا۔ آپ کی پیدائش شیراز کے نواح میں قصبہ "ایج"، سن چھے سو اسی (۶۸۰) ہجری میں ہوئی۔اسی لئے "ایجی" سے نام سے بھی مشہور ہوئے۔کنیت ابو الفضل اور عضد الدین آپ کا لقب تھا۔ علاوہ ازیں "شیخ العلما اور شیخ الشافعیہ" بھی آپ کے القاب ہیں۔[30] آپ کا سلسلہ نسب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔[31] موصوف شافعی المسلک تھے ،اپنے وقت کے قاضی اور کثیر علما کے شیخ تھے۔ کئی کتب کے مصنف تھے۔ علامہ کرمانی نے شیخ عبد الرحمان بن احمد سے مختصر شرح ابن الحاجب پڑھی جو ان کی اپنی تصنیف ہے۔[32]

اس کے علاوہ علم الکلام میں " المواقف والجواہر"، معانی و بیان میں "الفوائد الغیاثیہ" مشہور و معروف ہیں۔ممدوح کی دیگر تصانیف میں جواہر الکلام، عیون الجواہر، العقائد العضدیہ، اشراق التواریخ، بہجۃ التوحید، تحقیق التفسیر فی تکثیر التنویر، زبدۃ التاریخ، شرح المقالۃ المفردۃ شامل ہیں۔[۳۳]

آپ نے علامہ بیضاوی کے شاگرد شیخ زین الدین الہنکی سے اکتساب کیا۔"سلطانیۃ" کے علاقے میں مقیم رہے۔ملک ابی سعید کے دور حکومت میں قاضی القضاۃ کے عہدے پر فائز رہے۔[۳۴]

علامہ کرمانی نے اپنے شیخ کی کتب کے شروح لکھیں۔ممدوح کی اصول فقہ پر لکھی کتاب "مختصر شرح ابن الحاجب" کی شرح کا نام "الکواشف شرح المواقف " رکھا، علم الکلام میں "المواقف والجواہر" کی تشریح کی اور اس کا نام "الزواہر شرح الجواہر" رکھا۔اسی طرح "الفوائد الغیاثیہ " کی بھی تشریح کی۔[۳۵]

۲۔ شیخ ناصر الدین محمد بن ابی القاسم بن اسماعیل

علامہ کرمانی نے جامعہ الازہر کے شیخ اور محدث ناصر الدین محمد بن ابی القاسم فارقی سے بھی علم حاصل کیا اور حدیث کی سند بھی حاصل کی۔اس کا ذکر علامہ کرمانی نے اپنی شرح "الکواکب الدراری بشرح البخاری کے مقدمہ میں بھی کیا ہے۔

شیخ ناصر الدین کا پورا نام محمد بن ابی القاسم بن اسماعیل بن مظفر ابو عبد اللہ فارقی ہے اور تاریخ میں علامہ فارقی کے نام سے معروف ہیں۔علامہ فارقی اپنے وقت کے فقیہ، عالم، صوفی اور صاحب تصنیف شخص تھے۔مصر کے مشہور محدث تھے۔[۳۶] اپنے دور کے نابغہ روزگار شخصیت تھے۔عمر کے آخری حصے تک ہر صبح جامعہ الازہر میں صحیح بخاری کا درس دیتے رہے۔[۳۷]

آپ نے ابن خطیب، نجم بن حمدان، اور عبد اللہ بن شمعہ سے سماع کیا۔اسکندریہ میں علامہ تاج الدین اغرافی اور دیگر علما سے علم حاصل کیا۔[۳۸]

شیخ عراقی کہتے ہیں " آپ کے معاصرین میں کوئی ایسا نہ تھا جو آپ سے (علم میں) سبقت لے جاتا۔ آپ کا انتقال ماہ محرم کے نصف میں سات سو اکسٹھ (۷۶۱) ہجری میں ہوا۔[۳۹]

علامہ کرمانی نے اپنی کتاب میں شیخ فارقی کا وصال سات سو اکسٹھ کی بجائے سات سو ساٹھ لکھا ہے۔کہتے ہیں کہ علامہ فارقی کا وصال سات سو ساٹھ (۷۶۰) ہجری میں ہوا۔[۴۰]

۳۔ شیخ الحرم النبوی ﷺ ابو الحسن علی بن یوسف بن الحسن الزرندی

علامہ کرمانی کے شیوخ میں سے مشہور استاد مقیم مدینہ شیخ الحرم النبوی ﷺ ابو الحسن علی بن یوسف بن الحسن ہیں۔

(آپ کا نام علی بن عز الدین یوسف بن الحسن بن محمد بن محمود بن عبد اللہ الانصاری الزرندی ہے۔[۴۱]

علامہ سخاوی نے آپ کے خاندان کا ذکر کیا تو ان کا نسب اس طرح بیان کیا:

علی بن یوسف بن حسن بن محمود بن حسن بن محمود بن حسن بن قاضی نور الدین ابو الحسن بن ابو الفتح الدین الانصاری المدنی الحنفی[۴۲] شذرات الذہب میں آپ کا نام علی بن یوسف بن حسن بن محمود بن حسن الزین ابو الفرج بن النور الانصاری الزرندی المدنی الحنفی لکھا ہے۔[۴۳]

آپ کا نام اس طرح بھی مذکور ہے:

علی بن یوسف بن حسن بن محمود الانصاری قاضی المدینۃ النبویۃ زین الدین بن قاضی نور الدین الزرندی المدنی الحنفی۔[۴۴]

علامہ علی بن یوسف کا شمار اپنے وقت کے مشائخ علما میں ہوتا تھا۔ آپ نے اپنے وقت کے محدث علامہ اسماعیل التفلیس اور علامہ ابن شاہد الجیش سے سماع کیا اور اسناد حدیث حاصل کیں۔ آپ نے حصول علم کے لئے دمشق، قاہرہ، بغداد، خوارزم اور دیگر شہروں کا سفر کیا اور کئی مشائخ سے حدیث کی اجازت حاصل کی۔ آپ کے دیگر شیوخ میں علامہ الوادی آشی، ابن حریث، زبیر بن علی الاسوانی، جمال المطری اور محمد بن علی بن یحیٰ غرناطی شامل ہیں۔

علامہ علی بن یوسف سات سو چھیاسٹھ (۷۶۶) ہجری میں مدینہ منورہ کے حنفی قاضی مقرر ہوئے۔ آپ کو "سیف لأھل السنۃ" اہل سنت کی شمشیر کہا جاتا تھا۔ ابن حبیب کہتے ہیں کہ حلب کے علاقے میں آپ نے اپنے شیخ علامہ زبیرؒ سے "قاضی عیاضؒ" کی کتاب "الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ" کا سماع کیا۔ آپ کی عمر کے آخری سال حلب میں میں نے ان سے یہی کتاب پڑھی۔[۴۵]

آپ کا انتقال سات سو ستر ہجری کے بعد ہوا۔[۴۶] جب کہ صاحب الدرر کے مطابق آپ کا انتقال مدینہ میں سات یا آٹھ ذوالحج سات سو بہتر میں ہوا۔[۴۷]

۴۔ شیخ جمال الدین محمد بن احمد

شیخ جمال الدین محمد بن شیخ شہاب الدین احمد بن عبد اللہ بن عبد المعطی الانصاری المکی کے اجداد کا تعلق بنو خزرج سے تھا، اس لئے خزرجی بھی کہلاتے تھے۔

آپ محمد بن احمد بن محمد بن عبد المعطی کے نام سے بھی جانے جاتے تھے۔[۴۸]

آپ کا نام محمد بن احمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد المعطی الانصاری الخزرجی المکی ہے۔[۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲]

محمد بن احمد سات سو دو (۷۰۲) ہجری میں پیدا ہوئے۔[۵۳، ۵۴، ۵۵]

حدیث کا سماع اپنے نانا الصفی الطبری اور اپنے چچا رضی اور عثمان التوزری اور دیگر سے کیا۔ علم الفرائض اور فقہ میں مہارت رکھتے تھے۔[۵۶]

علامہ کرمانی لکھتے ہیں: ہم نے ان سے صحیح بخاری مسجد حرام کے باب رحمت کے قریب پڑھی۔ سوائے باب الشہادات سے سورۃ الفتح تک، یہ حصہ ہم نے رکن یمانی کے قریب بیٹھ کر پڑھا۔ آپ کا انتقال اپنے گھر میں، جو باب ابراہیم کے قریب واقع تھا، رمضان کے آخری عشرہ میں ہوا۔

ماہ رمضان کے آخری عشرہ، سات سو پچھتر (۷۷۵) ہجری میں ہوا۔[۵۷] صاحب الدرر نے آپ کا سن وفات سات سو چھہتر ہجری لکھا ہے۔[۵۸]

۵۔ موسیٰ بن محمد بن احمد

قرائن سے آپ کے اساتذہ میں سے ایک نام موسیٰ بن محمد کا بھی ملتا ہے لیکن ان کے بارے تفاصیل مخفی ہیں۔ صرف حافظ تقی الدین محمد بن فہد المکی نے ان کے بارے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔

علامہ کرمانی کے ایک شیخ کا نام موسیٰ بن موسیٰ بن احمد الیونینی ہے۔ ان کے مطابق جب علامہ کرمانی کی عمر چار برس تھی تو انہوں نے موسیٰ بن محمد کے سامنے قراءت کی۔[۵۹] ابن عماد نے ذہبی سے نقل کیا ہے کہ تقی الدین موسیٰ بن موسیٰ عالم فاضل، با اخلاق، پر وقار، قابل احترام اور نظم و ضبط والے شخص تھے۔ ہم نے ان سے دمشق اور یعلبک میں پڑھا۔ ممدوح نے تاریخ مرتب کی جسے بعد کے علما نے بے حد سراہا۔ ان کا انتقال سات سو چھیاسی (۷۸۶) ہجری میں بعلک کے مقام پر ہوا۔ موصوف کا ان کے بھائی کے ساتھ سطحا کے مقام پر دفن کیا گیا۔[۶۰]

تلامذہ

علامہ کرمانی نے ابتدا میں اپنا تعلیمی سفر منقطع کر دیا اور سن بلوغت تک پہنچے تو دوبارہ تعلیم شروع کی اور تا دم آخر تدریس و تصنیف میں مشغول رہے۔ آپ کے کئی تلامذہ ہوں گے لیکن تاریخ میں اس حوالے سے بہت زیادہ معلومات نہیں ملتیں۔ تدریس کے طویل سفر کے بعد آپ نے بھی اپنے ورثاء و جانشین نامور بیٹے اور تلامذہ چھوڑے ان میں سے چند کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:

ا۔ تقی الدین یحیٰ بن محمد

تقی الدین یحیٰ بن محمد بن یوسف بن علی القاہری الشافعی علامہ کرمانی کے بڑے بیٹے اور تلامذہ میں سے ہیں۔ آپ ابن کرمانی سے بھی جانے جاتے ہیں۔ آپ کی پیدائش بغداد میں ہوئی۔ اپنے وقت کے مشہور علما میں سے ہیں۔

یحیی بن محمد بن یوسف بن علی کی پیدائش ماہ رجب، سات سو باسٹھ (۷۶۲) ہجری میں ہوئی۔[۶۱]،[۶۲]،[۶۳]

آپ نے سب سے پہلے قرآن مجید ابتدائی عمر میں حفظ کیا۔ اس کے ساتھ "شاطبیہ" اور امام ابن حاجب کی اور "الکافیہ والشافیہ" پڑھیں۔ "تصریف العزی" اور "الحاوی فی الفقہ" کی کتب آپ نے اپنے والد کے ایک شاگرد جلال اسعد بن محمد بن محمود الحنفی سے پڑھیں۔[۶۴]

یحیٰ بن محمد مختلف علوم و فنون میں مہارت رکھتے تھے۔ ادب، نثر، حدیث اور طب میں ملکہ حاصل تھا۔ یہ علوم و فنون آپ نے اپنے والد اور دیگر اساتذہ و شیوخ سے حاصل کیے۔

(یحی بن محمد بن یوسف بن علی بن محمد بن سعید السعیدی قاہری،شافعی جو ابن کرامانی کے نام سے مشہور ہیں،ادیب،نثر نگار،حدیث،طب اور تاریخ کے علوم میں لکھنے والے تھے۔[٦٥]

یحیی بن امام شمس الدین محمد بن یوسف بن علی، الشیخ تقی الدین الکرمانی الشافعی کا انتقال طاعون کی وجہ سے جمعرات کے روز بارہ جمادی الاخری کو ہوا۔[٦٦]

آپ کا انتقال آٹھ جمادی الاخری، قاہرہ میں طاعون کی وجہ سے ہوا۔[٦٧]

ایک جگہ آپ کا انتقال اٹھائیس جمادی الاخری بروز جمعرات بھی لکھا ہے۔[٦٨]

آپ کی تصانیف میں المختصر من خواص ابی العلاء بن زہر،المقصود من تحفة المودود، مختصر الروض لابن المقری فی فروع الفقہ الشافعی، مجمع البحرین وجواھر الحبرین فی شرح صحیح البخاری،المختصر فی اخبار مصر شامل ہیں۔[٦٩]

۲۔ جلال اسعد بن محمد

اسعد بن محمد بن محمود جلال الدین الشیرازی اپنے وقت کے مشہور علما میں سے ہیں۔ آپ علامہ کرمانی کے قریبی تلامذہ میں سے ہیں۔ علامہ یحیٰ بن محمد بن یوسف، علامہ کرمانی کے بیٹے نے بھی آپ سے اکتساب فیض کیا اور کئی علوم آپ سے سیکھے۔

آپ اسد بن محمد بن محمود کے نام سے بھی جانے جاتے ہیں۔

اسد بن محمد بن محمود الجلال شیرازی بغدادی دمشقی حنفی[٧٠] اس وقت بغداد آئے جب وہ کم عمر اور نوجوان تھے۔ قرآن کریم، علم قراءت اور علم فقہ شیخ شمس الدین حنفی سمرقندی سے پڑھے۔[٧١]

علامہ سمرقندی سے علم حاصل کرنے کے بعد آپ نے شیخ شمس الدین الکرمانی کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیے۔ اور ایک عرصہ شیخ کرمانی کی صحبت میں گزارا۔ علامہ کرمانی کے پاس جو عرصہ گزارا، اس دوران آپ نے بیس سے زائد مرتبہ صحیح بخاری پڑھی۔ علامہ شمس الدین کرمانی جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ بھی اپنے والد کے ہمراہ مکہ تشریف لے آئے اور علامہ کرمانی کے پاس ہی رہے جہاں آپ اپنے دونوں بیٹوں کو پڑھایا کرتے تھے۔[٧٢]

(آپ کا انتقال جمادی الاخری، اسّی برس سے زائد عمر میں ہوا)۔[٧٣]

(علامہ سخاوی کے مطابق آپ کا انتقال تراسی برس کی عمر میں ہوا۔[٧٤]

۳۔ قاضی محب الدین بغدادی

قاضی محب الدین بغدادی بھی علامہ شمس الدین کرمانی کے تلامذہ میں سے ہیں۔ محب الدین ابن نصر اللہ البغدادی کے نام سے جانے جاتے ہیں۔[٧٥] ابن حجر عسقلانیؒ کے مطابق ممدوح نے کافی عرصہ علامہ کرمانی کے ساتھ گزارا اور اکتساب علم کیا۔[٧٦]

قاضی القضا شیخ الاسلام ابی الفضل محب الدین احمد بن نصر اللہ حنبلی[٧٧] کا تعلق بغداد سے تھا اس لئے بغدادی مصری کہلاتے تھے۔[٧٨]

آپ کی وفات قولنج کی بیماری میں، بدھ کے روز، جمادی الاول، چوالیس برس کی عمر میں صبح کی نماز مدرسہ المصوریہ، قاہرہ میں اکسٹھ ماہ خدمات انجام دے کر ہوئی۔

۴۔ عبد الحمید بن محمد

عبد الحمید بن محمد علامہ کرمانی کے چھوٹے بیٹے ہیں۔ آپ کے حالات زندگی کے بارے کتب زیادہ معلومات فراہم نہیں کرتیں۔ چند ایک کتب میں چنیدہ باتیں ملتی ہیں۔ عبد الحمید بن محمد بن یوسف، علامہ کرمانی کے بیٹے اور قاضی تقی الدین یحیٰ بن محمد کے بھائی ہیں۔ آپ حمید الدین کے نام سے بھی جانے جاتے ہیں۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی اور اپنے والد کی شرح البخاری کا نسخہ لکھا۔ یہ کتابی نسخہ آج بھی جمالیہ او قاف میں موجود ہے۔[۷۹] اسی سے کئی دوسرے لوگوں نے نقول تیار کیں۔ آپ اپنے بھائی کے ساتھ قاہرہ آگئے اور وہاں شیخ اکمل الدین سے علم حاصل کیا۔ اس کے بعد بغداد لوٹ آئے اور کچھ عرصہ قیام کے بعد شام واپس آگئے۔[۸۰]

تصانیف

علامہ کرمانی نے مختلف علوم پر کئی کتب تحریر کیں۔ ان کی تمام کتب چھپ کر منظر عام پر نہ آسکیں۔ الکواکب الدراری فی شرح البخاری کی تدوین ہو سکی اور اسی کتاب نے شہرت حاصل کی۔ اس کتاب کی کئی ایک خوبیاں اسے دیگر شروحات سے ممتاز کرتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اگر علامہ کرمانی کوئی اور کتاب نہ بھی لکھتے تو ان کی وجہ شہرت کے لئے "الکواکب الدراری فی شرح البخاری" ہی کافی تھی۔

علامہ کرمانی کی تصانیف میں درج ذیل کتب شامل ہیں:

- ضمائر القرآن
- الکواکب الدراری فی شرح صحیح البخاری
- التحقیق شرح الفوائد الغیاثیہ فی المعانی والبیان
- حاشیہ علی انوار التنزیل للبیضاوی فی التفسیر
- رسالہ فی مسئلۃ الکحل فی کفایہ ابن الحاجب
- النقود والردود فی الاصول
- السبعۃ السیارہ فی شرح منتہیٰ السول والامل فی علمی الاصول والجدل
- شرح الموقف للایجی فی علم الکلام
- انموذج الکشاف

آپ کی اولین تصنیف کے بارے یحیٰ بن محمد لکھتے ہیں:

علامہ کرمانی نے جو سب سے پہلے کتاب لکھی وہ "الفوائد الغاثیہ" کی شرح تھی جس کا نام انہوں نے "تحقیق الفوائد" رکھا۔[۸۱]

شمس الدین امام العلامہ محمد بن یوسف بن علی صحیح بخاری، مختصر ابن حاجب، فوائد الغیاثیہ اور دیگر کتب کے شارح تھے۔[۸۲]

شرح بخاری کی تکمیل مکہ مکرمہ سات سو پچھتر ہجری میں ہوئی جب مصنف مکہ میں مقیم تھے اور رکن یمانی کے قریب بیٹھ کر لکھا کرتے تھے۔[۸۳] پھر آپ نے "المواقف فی اصول الکلام" اور اس کے بعد "الجواہر فی اصول الکلام" کی شرح لکھی۔[۸۴]

علامہ کرمانی کی دیگر تصانیف کے ساتھ "الابصار فی التاریخ" اور "شرح اخلاق عضد الدین" [۸۵] کے علاوہ "النقود والردود فی الاصول"[۸۶] اور ضمائر القرآن ہیں۔[۸۷]

علامہ کرمانی نے اپنی کتاب "النقود والردود فی الاصول" کی شرح بھی لکھی اور اس کا ذکر "السبعۃ السیارۃ" میں کیا ہے۔[۸۸] اور "الکواشف فی شرح المواقف" ہے۔[۸۹]

مقام ومرتبہ

علامہ کرمانی بغداد کے مشہور و معروف علما میں سے تھے اور ہم عصر علما میں نمایاں مقام رکھتے تھے۔ کئی معاصرین نے مختلف مواقع پر آپ کے بارے اپنی رائے کا اظہار کیا اور خراج تحسین پیش کیا جس سے آپ کے علمی مقام ومرتبہ کا اندازا ہوتا ہے۔ بلا مبالغہ ممدوح اس کے حق دار بھی تھے کہ آپ کے مقام ومرتبہ کو سراہا جائے، مستجاب الدعوات تھے۔ سلاطین آپ کے پاس حصول دعا، مختلف مواقع اور مشکلات میں راہ نمائی اور نصیحت کے لئے آیا کرتے تھے۔ ذیل میں چند علما کے اقوال ذکر کئے جاتے ہیں:

علامہ تقی الدین مقریزی کہتے ہیں:

شمس الدین محمد بن یوسف الکرمانی بغداد کے سب سے بڑے عالم تھے۔[۹۰]

علامہ ابن حجر عسقلانی نے آپؒ کے لئے امام کا لفظ استعمال کیا اور ابن کرمانی کا ذکر کرتے ہوئے علامہ کرمانی کے بارے لکھتے ہیں:

یحیٰ ابن امام شمس الدین محمد بن یوسف بن علی الکرمانی۔[۹۱]

علامہ جلال الدین سیوطیؒ آپ کے بارے لکھتے ہیں:

صاحب شرح بخاری علامہ کرمانی فقہ، حدیث اور تفسیر کے آئمہ میں سے تھے اور اپنے معاصرین میں فضل وعلم میں سبقت لے جانے والے تھے۔[۹۲]

علامہ سخاوی کہتے ہیں:

علوم شرعیہ اور منطق کے امام الاستاذ شمس الدین محمد بن یوسف الکرمانی بغدادی شافعی، شارح البخاری کا انتقال محرم الحرام میں ہوا۔[۹۳]

حافظ تقی الدین بن فہد المکی کہتے ہیں:

محمد بن یوسف بن علی الکرمانی البغدادی اپنے وقت میں بغداد میں شافعی المسلک علما کے شیخ اور امام تھے۔[۹۴]

علامہ کرمانی کی وفات پر جمال الدین یوسف بن تغری بردی نے کہا:

"آج بغداد کے عالم شمس الدین محمد بن یوسف بن علی کرمانی اپنے مالک حقیقی سے جاملے۔"[۹۵]

علامہ جلال الدین سیوطی ایک مقام پر لکھتے ہیں:

وقت کے حکمران و سلاطین آپ کے در دولت پر دعا کروانے اور نصیحت آموز باتیں سیکھنے آیا کرتے تھے۔[٩٦]

علامہ کرمانی فقہ، حدیث، تفسیر علم اصول اور لغت میں امام الائمہ تھے۔ اہل عراق اور گردونواح کے لوگ آپ کے پاس حصول علم کے لئے آیا کرتے تھے۔[٩٧]

وفات

عمر کے آخری حصے میں بغداد کو مستقل مسکن بنایا اور یہیں انہتر برس کی عمر میں اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی وصیت کے مطابق "شیخ ابی اسحاق شیرازی" کے قریب دفن کیا گیا۔

علامہ کرمانی کا انتقال محرم کے مہینے میں انہتر برس کی عمر میں ہوا اور آپ کو بغداد میں دفن کیا گیا۔

علامہ کرمانی کا انتقال مکہ سے واپسی پر سولہ محرم کو ہوا۔ جب آپ نے "بروض" نامی علاقہ میں قیام کیا۔ یہاں سے آپ کو بغداد منتقل کر دیا گیا اور وہیں مدفون ہوئے۔ آپ نے اپنے تدفین کی جگہ اپنی زندگی میں ہی شیخ ابو اسحٰق شیرازی کے مزار کے قریب مختص کر لی تھی۔ جہاں ایک مقبرہ تعمیر کیا گیا ہے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر انہتر برس تھی۔[٩٨]

علامہ زرکلی لکھتے ہیں:

علامہ کرمانی کا انتقال اس وقت ہوا جب آپ حج کی ادائیگی کے بعد بغداد واپس آرہے تھے۔ اور آپ کو وہیں (بغداد میں) دفن کیا گیا۔[٩٩]

قاضی ابن ابی شہبہ لکھتے ہیں:

علامہ کرمانی کا انتقال حج سے واپسی پر محرم کے مہینے میں سات سو چھیاسی ہجری میں ہوا۔[١٠٠، ١٠١] آپ کی وصیت کے مطابق شیخ ابو اسحٰق شیرازی کے مزار میں باب ابرز کے پاس دفن کیا گیا۔ یہ جگہ آپ نے خود اپنے لئے چنی تھی۔ آپ کے بیٹے نے وہاں قبہ اور ایک مدرسہ تعمیر کروایا۔[١٠٢]

احمد لبزار کی تحقیق کے مطابق آپ کا سن وصال سات سو ستاسی (٧٨٧)[١٠٣] اور حاجی خلیفہ نے آپ کا انتقال ٧٩٦ ہجری لکھا ہے۔[١٠٤]

علامہ کرمانی نے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے اپنی ساری زندگی اسلام اور ترویج دین کے لئے وقف کر دی۔ علامہ ابن حجر عسقلانی، علامہ بدرالدین عینی جیسے شارح بھی آپ کی تعلیمات سے مستفید ہوتے اور حوالہ دیتے نظر آتے ہیں۔ آپ کی شروحات متاخرین کے لئے مراجع کی حیثیت رکھتی ہیں۔

حوالہ جات:

---

[1] ۔ زرکلی، خیر الدین، الاعلام، (بیروت: دار العلم للملایین، ۲۰۰۲ء) ، ۷/ ۱۵۳، شوکانی، محمد بن علی بن محمد، البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع، (بیروت: دار المعرفۃ، ۲۰۰۷ء) ۲/ ۲۸۳، عسقلانی، احمد بن علی ابن حجر، الدرر الکامنۃ في أعیان المائۃ الثامنۃ(بیروت: دار الجیل، ۱۹۷۲ء) ۶/ ۶۶

[2] ۔ابو بکر بن احمد بن محمد، طبقات الشافعیہ لابن قاضی شہبہ (بیروت: عالم الکتب، ۱۴۰۷ھ) ۳/ ۱۸۰، ابن تغری، النجوم الزاہرۃ فی ملوک مصر والقاہرۃ، س۔ن۔ ۱۱/ ۳۰۳، عبد الطیف بن محمد ریاض زادہ، اسماء الکتب، تحقیق محمد التونجی (دمشق: دار الفکر، ۱۹۸۳ء) ص:۶۱

[3] ۔ابن حجر عسقلانی، الدرر الکامنۃ في أعیان المائۃ الثامنۃ، ۴/ ۲۲۷

[4] ۔ ابن عماد، عبد الحی بن احمد بن محمد، شذرات الذہب فی اخبار من الذہب ، تحقیق عبد القادر الأرنؤوط، محمود الأرناؤوط ،(دمشق: دار ابن کثیر، ۱۴۰۶ھ) ۶/ ۲۹۴، عمر رضا کحالہ، معجم المؤلفین (بیروت: دار احیاء التراث العربی، س۔ن۔) ۱۲/ ۱۲۹

[5] ۔ جلال الدین سیوطی، عبد الرحمان بن کمال الدین، بغیۃ الوعاۃ في طبقات اللغویین والنحاۃ، تحقیق محمد ابو الفضل ابراہیم (لبنان: المکتبۃ العصریۃ، ۱۹۶۴ء) ۱/ ۲۷۹، احمد بن محمد الادنروی، طبقات المفسرین، تحقیق سلیمان بن صالح الخزی (مدینۃ المنورۃ: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۹۹۷ء)

[6] ۔طبقات المفسرین، ۱/ ۲۹۸

[7] ۔بغدادی، علامہ اسماعیل پاشا، ہدیۃ العافین، ۲/ ۳۷

[8] ۔ مقریزی، احمد بن علی، السلوک لمعرفۃ دول الملوک، تحقیق محمد عبد القادر (بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۷ء) ۲/ ۵۳۷

[9] ۔ عسقلانی، احمد بن علی ابن حجر، ، انباء الغمر بابناء العمر فی التاریخ (بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء) ۲/ ۱۸۲، شوکانی، محمد بن علی، البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع ، ۲/ ۵۳۵، ابن کرمانی، یحیٰ بن محمد بن یوسف، مقدمہ مجمع البحرین وجواہر الحبرین، غیر مطبوعہ، ص:۳، حاجی خلیفہ، مصطفی بن عبد اللہ، کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون (بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۷ء) ۱/ ۵۴۶، طبقات الشافعیہ لابن قاضی شہبہ، ۳/ ۱۸۰، ابن حجر عسقلانی، الدر الکامنہ فی اعیان المائۃ الثامنۃ، ۴/ ۳۱۰

[10] ۔زرکلی، خیر الدین، الاعلام، ۷/ ۱۵۳، سیوطی، جلال الدین، بغیۃ الوعاۃ في طبقات اللغویین والنحاۃ، ۱/ ۲۷۹

[11] ۔ابن عماد، عبد الحی بن احمد، شذرات الذہب فی اخبار من الذہب، ۶/ ۲۹۴

[12] ۔ سخاوی، محمد بن عبد الرحمان شمس الدین، الضوء الامع لاہل القرن التاسع (بیروت: دار الجیل) ۱۰/ ۲۵۹

[13] ۔ابن عماد، عبد الحی بن احمد، شذرات الذہب فی اخبار من الذہب، ۶/ ۲۹۴، طبقات الشافعیہ لابن قاضی شہبہ، ۳/ ۱۸۰، سیوطی، جلال الدین، بغیۃ الوعاۃ في طبقات اللغویین والنحاۃ، ۱/ ۲۷۹، ہدیۃ العارفین، ۲/ ۳۷، ابن الغزی، دیوان الاسلام (بیروت: دار الکتب العلمیہ، س۔ن۔) ۱/ ۶۷

[14] ۔ محمد بن محمد بن محمد بن فہد المکی، لحظ الألحاظ بذیل طبقات الحفاظ (بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۸ء) ۱/ ۱۱۲

[15] ۔ محمد بن عبد الرحمان سخاوی، ، الضوء الامع لاہل القرن التاسع، ۱۰/ ۲۵۹

[16] ۔ترمذی، ابو عیسی محمد بن عیسی، سنن ترمذی، کتاب المناقب، باب: مناقب عبد الرحمان بن عوف، رقم ۳۶۸۲

[17] ۔http://www.sci.org.ir/userfiles/_sci_en/sci_en/sel/year85/f1/cs/_01_4.HTM

[18] ۔الحموی، یاقوت بن عبد اللہ شہاب الدین، معجم البلدان (بیروت: دار الفکر، ۱۹۹۳ء) ۴/ ۴۸۷

[19]۔ ابن کثیر، اسماعیل بن کثیر عماد الدین، البدایہ والنھایہ (بیروت: دار إحیاء التراث العربی، ۱۹۸۸ء) ۱۴/ ۲۶۱

[20]۔ ابن کرمانی، محمد بن یحیٰ، مجمع البحرین وجواہر الحبرین، مقدمہ، ص:۳

[21]۔ ابویعلیٰ، احمد بن علی بن المثنی، مسند ابی یعلیٰ، تحقیق حسین سلیم اسد، (دمشق: دار المامون للتراث، ۱۹۸۴ء) ۱۰/ ۳۸۰

[22]۔ ابن کثیر، البدایہ والنھایہ، ۷/ ۱۴۳

[23]۔ کرمانی، الکواکب الدراری فی شرح صحیح البخاری (بیروت: دار احیاء التراث العربی، ۱۹۸۱ء)، ۷/ ۱۴۸۔ شیبانی، محمد بن محمد بن عبد الکریم، الکامل فی التاریخ (بیروت: دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۵ھ) تحقیق عبد اللہ القاضی، ۲/ ۳۹۵

[24]۔ شیبانی، محمد بن محمد، الکامل فی التاریخ: ۲/ ۴۴۲

[25]۔ ابن کثیر، البدایہ والنھایہ: ۷/ ۱۵۸

[26]۔ کرمانی، الکواکب الدراری، ۱۴/ ۱۶۲

[27]۔ کرمانی، مقدمہ، الکواکب الدراری، ۱/ ۷

[28]۔ زرکلی، خیر الدین، الاعلام، ۷/ ۱۵۳

[29]۔ کرمانی، مقدمہ الکواکب الدراری، ۱/ ۸، ۷

[30]۔ ابن حجر عسقلانی، الدرر الکامنہ في أعیان المائة الثامنة، ۲/ ۱۹۶، البدر الطالع لاھل القرن التاسع، ۱/ ۲۲۷، ابن عماد، عبد الحی بن احمد، شذرات الذہب فی اخبار من الذہب، ۶/ ۱۷۴

[31]۔ تاج الدین سبکی، عبد الوہاب بن علی بن عبد الکافی، طبقات الشافعیہ الکبری، تحقیق محمود محمد الطناحی وعبد الفتاح الحلو، (ناشر فیصل عیسی البابی، ۱۹۶۴ء) ۱۰/ ۴۶

[32]۔ ابن عماد، عبد الحی بن احمد، شذرات الذہب فی اخبار من الذہب، ۶/ ۲۹۸

[33]۔ زرکلی، خیر الدین، الاعلام، ۳/ ۲۹۵

[34]۔ اسنوی، جمال الدین عبد الرحیم بن حسن، طبقات الشافعیہ، تحقیق کمال یوسف الحوت (بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۲ء) ۲/ ۱۰۹

[35]۔ ابن کرمانی، یحیٰ بن محمد، مجمع البحرین وجواہر الحبرین۔ ص:۴

[36]۔ الفاسی، محمد بن أحمد بن علي، تقي الدين، ذيل التقييد في رواة السنن والأسانيد، تحقیق کمال یوسف الحوت، (بیروت: دار الکتب العلمیة، ۱۹۹۰ء) ۱/ ۲۰۹، ابن عماد، عبد الحی بن احمد، شذرات الذہب فی اخبار من الذہب، ۴/ ۱۴۸

[37]۔ کرمانی، الکواکب الدراری۔ ۱/ ۷

[38]۔ ابن حجر عسقلانی، الدرر الکامنة في أعیان المائة الثامنة، ۵/ ۴۰۹

[39]۔ کرمانی، الکواکب الدراری۔ ۵/ ۴۱۰

[40]۔ کرمانی، الکواکب الدراری۔ ۱/ ۷

[41]۔ ابن حجر عسقلانی، الدرر الکامنة في أعیان المائة الثامنة، ۴/ ۱۶۸

[42]۔ محمد بن عبد الرحمان سخاوی، الضوء اللامع لاھل القرن التاسع، ۵/ ۳۲۷

[43]۔ ابن عماد، عبد الحی بن احمد، شذرات الذہب فی اخبار من الذہب، ۷/ ۱۲۵، محمد بن عبد الرحمان سخاوی، الضوء اللامع لاہل قرن التاسع، ۴/ ۱۰۵

[44]۔ ذيل التقييد في رواة السنن والأسانيد،، ۲/ ۸۹

[45]۔ ابن حجر عسقلانی، الدرر الکامنة في أعیان المائة الثامنة۔ ۴/ ۱۶۸

[۴۶] ۔ کرمانی، مقدمہ الکواکب الدراری ص:۸،۹

[۴۷] ۔ ابن حجر عسقلانی، الدرر الکامنة في أعيان المائة الثامنة، ۳/ ۴۳، ۱۴۲

[۴۸] ۔ محمد بن عبد الرحمان سخاوی، الضوء اللامع لاهل القرن التاسع، ۱/ ۳۷۴

[۴۹] ۔ ذیل التقیید فی رواة السنن والأسانید، ۱/ ۵۶

[۵۰] ۔ کرمانی، الکواکب الدراری۔ ۵/ ۴۵، ۱۰/ ۲۶۰، ۱۱/ ۱۲۹

[۵۱] ۔ کرمانی، الکواکب الدراری۔ ۱/ ۴۷

[۵۲] ۔ محمد بن عبد الرحمان سخاوی، الضوء اللامع لاهل القرن التاسع، ۲/ ۸۷۔ ۴/ ۲۸۳

[۵۳] ۔ ابن حجر عسقلانی، إنباء الغمر بأبناء العمر في التاريخ، ۱/ ۱۲۵

[۵۴] ۔ ابن حجر عسقلانی، الدرر الکامنة في أعيان المائة الثامنة، ۵/ ۵۷ ، ۳/ ۳۲۸۔ ذهبی، محمد بن احمد بن عثمان، تذکرة الحفاظ، تحقیق زکریا عمیرات (بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۸ء) ۵/ ۱۸۰

[۵۵] ۔ ابن عماد، عبد الحی بن احمد، شذرات الذہب فی اخبار من الذہب، ۶/ ۳۰۰۔ سیوطی، جلال الدین، بغیة الوعاة في طبقات اللغويين والنحاة، ۱/ ۲۷۲

[۵۶] ۔ ابن حجر عسقلانی، الدرر الکامنة في أعيان المائة الثامنة، ۳/ ۳۲۸

[۵۷] ۔ کرمانی، الکواکب الدراری۔ ۱، ص:۹

[۵۸] ۔ ابن حجر عسقلانی، الدرر الکامنة في أعيان المائة الثامنة، ۳/ ۳۲۸

[۵۹] ۔ محمد بن احمد ذہبی، تذکرة الحفاظ، ۵/ ۱۸۳

[۶۰] ۔ محمد بن محمد، لحظ الالحاظ بذیل طبقات الحفاظ، ص۱۶۹

[۶۱] ۔ محمد بن عبد الرحمان سخاوی، الضوء اللامع لاهل القرن التاسع، ۱۰/ ۲۵۹

[۶۲] ۔ عمر رضا کحالة، معجم المؤلفین، ۱۳/ ۲۳۰

[۶۳] ۔ ابن عماد، عبد الحی بن احمد، شذرات الذہب فی اخبار من الذہب، ۷/ ۲۰۶، زرکلی، خیر الدین، الاعلام، ۸/ ۱۶۶

[۶۴] ۔ محمد بن عبد الرحمان، الضوء الامع لاهل القرن التاسع، ۱۰/ ۲۵۹۔ ۲۶۱، اسماعیل پاشا بغدادی، ہدیة العارفین، ۶/ ۵۲۷

[۶۵] ۔ عمر رضا کحالہ، معجم المؤلفین، ۱۳/ ۲۳۰

[۶۶] ۔ ابن حجر عسقلانی، إنباء الغمر بأبناء العمر في التاريخ، ۸/ ۲۲۵

[۶۷] ۔ عمر رضا کحالہ، معجم المؤلفین، ۱۳/ ۲۳۰

[۶۸] ۔ السلوک لمعرفة دول الملوک، ۳/ ۳۴۳۔ ابن تغری، النجوم الزاهرة في ملوک مصر والقاهرة، ۱۵/ ۱۶۹

[۶۹] ۔ عمر رضا کحالہ، معجم المؤلفین، ۱۳/ ۲۳۰

[۷۰] ۔ ابن عماد، عبد الحی بن احمد، شذرات الذہب فی اخبار من الذہب، ۷/ ۲۵

[۷۱] ۔ محمد بن عبد الرحمان سخاوی، الضوء الامع لاهل القرن التاسع، ۲/ ۲۷۹

[۷۲] ۔ ابن حجر عسقلانی، انباء الغمر بابناء العمر فی التاریخ، ۴/ ۲۶۳

[۷۳] ۔ محمد بن عبد الرحمان سخاوی، الضوء الامع لاهل القرن التاسع، ۲/ ۲۷۹

[۷۴] ۔ ابن حجر عسقلانی، إنباء الغمر بأبناء العمر في التاريخ، ۷/ ۳۷۵

[۷۵] ۔ ابن حجر عسقلانی، الدرر الکامنة في أعيان المائة الثامنة، ۲/ ۷۷

[76]۔ ابن حجر عسقلانی، الدرر الکامنۃ فی أعیان المایۃ الثامنۃ، ۱/۱۵۷، ابن عماد، عبد الحی بن احمد، شذرات الذہب فی اخبار من الذہب، ۴/۳۴۸

[77]۔ ابن عماد، عبد الحی بن احمد، شذرات الذہب فی اخبار من الذہب، ۴/۳۴۹

[78]۔ محمد بن عبد الرحمان سخاوی، الضوء اللامع لاھل القرن التاسع، ۴/۳۹

[79]۔ عمر رضا کحالہ، معجم المؤلفین، ۱/۲۹۷۔ محمد بن عبد الرحمان سخاوی، الضوء اللامع لاھل القرن التاسع، ۴/۳۹

[80]۔ ابن کرمانی، یحیٰ بن محمد، مجمع البحرین وجواہر الحبرین، مقدمہ ص:۳

[81]۔ ابن الغزی، دیوان الاسلام، ۱/۷۶

[82]۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون، ۲/۱۲۹۹

[83]۔ اسماعیل پاشا بغدادی، ہدیۃ العارفین۔ ۵/۵۲۷، محمد بن عبد الرحمان سخاوی، الضوء اللامع لاھل القرن التاسع، ۱۰/۲۵۹

[84]۔ اسماعیل پاشا بغدادی، ہدیۃ العارفین۔ ۶/۱۷۲

[85]۔ ابن حجر عسقلانی، الدرر الکامنۃ فی أعیان المایۃ الثامنۃ، ۴/۳۱۰

[86]۔ زرکلی، خیر الدین، الاعلام، ۷/۱۵۳

[87]۔ کرمانی، الکواکب الدراری۔ ۵/۱۵، ۷۸

[88]۔ ☆۔ علامہ کرمانی نے اپنی اس تصنیف میں سات مختلف شروحات کو جمع کیا ہے۔ ان میں قطب الدین شیرازی، سید رکن الدین الموصلی، جمال الدین حلبی، زین الدین خنجی، شمس الدین اصفہانی، بدر الدین تستری، شمس الدین خطیبی کی کتب کی شروحات شامل ہیں۔

[89]۔ کرمانی، الکواکب الدراری۔ ۱۵/۸۹، ۲۲/۱۲۹، ۲۵/۱۰۹

[90]۔ السلوک، ۲/۵۲۷

[91]۔ ابن حجر عسقلانی، انباء الغمر بانباء الغمر۔ ۸/۲۲۵

[92]۔ جلال الدین سیوطی، بغیۃ الوعاۃ فی طبقات اللغویین والنحاۃ، ۱/۲۷۹

[93]۔ النیل التام علی دول الاسلام، ص:۳۳۳

[94]۔ محمد بن محمد، لحظ الالحاظ بذیل طبقات الحفاظ، ص:۱۶۸

[95]۔ ابن تغری، النجوم الزاہرۃ فی ملوک مصر والقاہرۃ، ۱۱/۳۰۳

[96]۔ جلال الدین سیوطی، بغیۃ الوعاۃ فی طبقات اللغویین والنحاۃ، ۱/۲۷۹

[97]۔ شمس الدین الداودی، طبقات المفسرین، ۲/۲۸۵

[98]۔ ابن عماد، عبد الحی بن احمد، شذرات الذہب فی اخبار من الذہب، ۶/۲۹۴

[99]۔ زرکلی، خیر الدین، الاعلام، ۷/۱۵۳۔ ابن حجر عسقلانی، الدرر الکامنۃ فی أعیان المایۃ الثامنۃ، ۴/۳۱۰۔ سیوطی، جلال الدین، بغیۃ الوعاۃ فی طبقات اللغویین والنحاۃ، ۱/۱۲۰۔ مفتاح السعادۃ، ۱/۱۷۰، ۲۱۸۔ طبقات الشافعیۃ لابن قاضی شہبۃ، ۳/۱۸۰

[100]۔ معجم المؤلفین، ۱۲/۱۲۹۔ اسماعیل پاشا بغدادی، ہدیۃ العارفین، ۲/۲۷، محمد فیضؒ بن محمد الفاطمی، الفجر الساطع علی الصحیح البخاری، غیر مطبوعۃ، ۲/۳۶

[101]۔ شوکانی، محمد بن علی بن محمد، البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع، ، ۲/۲۸۳۔ قنوجی، سید صدیق حسن، الحطۃ فی ذکر الصحاح الستۃ (بیروت: دار الکتب التعلیمیۃ، ۱۹۸۵ء) ۱/۱۸۵۔ طبقات المفسرین للازنوی، ۱/۲۹۸۔ اسماء الکتب، ۱/۶۱۔ ابن حجر عسقلانی، الدرر الکامنۃ فی أعیان المایۃ الثامنۃ، ۲/۱۲۵

[102]۔ طبقات الشافعیہ لابن قاضی ابی شہبہ، ۳/۱۸۰

[۱۰۳]۔ محقق احمد لبزار، سلمان بن خلف، التعديل والتجريح لمن خرج عنه البخاري في الجامع الصحيح، ۱/ ۱۷۴

[۱۰۴]۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون، ۱/ ۵۴۱